REGD. NO. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

یوم یکشنبہ روزنامہ

الفضل ربوہ

۸ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۳ ہجرت ۱۳۴۱ھش ۱۳ مئی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۲ مئی بوقت ½ ۷ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح ½ ۷ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

شہر سیالکوٹ میں عید الاضحی کی نماز

مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۶۲ء بروز منگل بوقت ۷-۳۰ بجے صبح جامعہ احمدیہ شہر سیالکوٹ میں عید الاضحی کی نماز پڑھی جاوے گی۔ احباب جماعت وقت مقررہ پر تشریف لاویں۔ اس موقعہ پر عید فنڈ اپنی حیثیت کے مطابق ادا کرنا ضروری ہے۔

قاسم الدین امیر جماعت ہائے احمدیہ
ضلع سیالکوٹ

گنج مغل پورہ میں عید الاضحی کی نماز

گنج مغل پورہ میں عید الاضحی کی نماز مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۶۲ء بوقت ساڑھے سات بجے صبح حسب سابق عیدگاہ واقع نزد مسجد احمدیہ گنج میں ادا ہوگی۔ لاؤڈ سپیکر اور خواتین کے لئے پردہ کا خاطر خواہ انتظام ہوگا۔ تمام احباب وقت کی پابندی فرمائیں۔

عبد الحکیم صدر حلقہ گنج مغل پورہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سائل کو نہ جھڑکو کیونکہ اس سے ایک قسم کی بد اخلاقی کا بیج بویا جاتا ہے

اخلاق کا تقاضہ یہی ہے کہ سائل پر جلد ہی ناراض نہ ہو

"بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ سائل کو دیکھ کر چڑ جاتے ہیں اور کچھ مولویت کی رگ ہو تو اس کو بجائے کچھ دینے کے سوال کے مسائل کو سمجھانا شروع کر دیتے ہیں اور اپنی مولویت کا رعب بٹھا کر بعض اوقات سخت سست بھی کہہ بیٹھتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں کو عقل نہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے جو ایک نیک دل اور سلیم الفطرت انسان کو ملتا ہے۔ اتنا نہیں سوچتے کہ سائل اگر باوجود صحت کے سوال کرتا ہے تو وہ خود گناہ کرتا ہے۔ اس کو کچھ دینے میں تو گناہ لازم نہیں آتا بلکہ حدیث شریف میں لو اتاک راکباً کے الفاظ آئے ہیں یعنی خواہ سائل سوار ہو کر بھی آوے تو بھی کچھ دے دینا چاہیئے اور قرآن شریف میں وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْہَرْ کا ارشاد آیا ہے کہ سائل کو مت جھڑک۔ اس میں یہ کوئی صراحت نہیں کی گئی کہ فلاں قسم کے سائل کو مت جھڑک۔ پس یاد رکھو کہ سائل کو نہ جھڑکو کیونکہ اس سے ایک قسم کی بد اخلاقی کا بیج بویا جاتا ہے۔ اخلاق یہی چاہتا ہے کہ سائل پر جلد ہی ناراض نہ ہو۔ یہ شیطان کی خواہش ہے کہ وہ اس طریق سے تم کو نیکی سے محروم رکھے اور بدی کا وارث بنا دے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۷۵)

چوہدری محمد ظفر اللہ خان جنرل اسمبلی کی صدارت کے امیدوار ہیں

پاکستانی وفد نے دوسرے وفدوں کو سرکاری طور پر مطلع کر دیا

نیویارک ۱۲ مئی۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب اعلیٰ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ جنرل اسمبلی کے سترھویں اجلاس کی صدارت کے لئے امیدوار ہیں۔ صدارت کا انتخاب ستمبر کو ہوگا۔ اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد نے دوسرے وفدوں کو خطوط روانہ کئے ہیں جن میں انہیں اطلاع دی گئی ہے کہ چوہدری صاحب موصوف نے جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اصول کے مطابق آئندہ اجلاس میں صدر کوئی ایشیائی باشندہ ہوگا۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ بہت سے ملکوں کے وفدوں نے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں پر زور ڈالا ہے کہ وہ اس مرتبہ بطور امیدوار کھڑے ہوں۔ اسی لئے آپ نے انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بہت سے ملکوں کے حوصلہ افزا ردّ عمل کے پیش نظر خبر رساں ایجنسی نے توقع ظاہر کی ہے کہ چوہدری صاحب موصوف کو زبردست حمایت حاصل ہو جائے گی۔ (ا۔پ)

صدارت کے دوسرے امیدوار لنکا کے نمائندے ڈاکٹر مالالا سیکرا ہیں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو اقوام متحدہ اور بین الاقوامی امور میں وسیع تجربہ کی بنا پر اس عہدہ کے لئے انتہائی موزوں امیدوار تصور کیا جاتا ہے۔ آپ اپنے ملک کے وزیر خارجہ اور حال ہی میں بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج بھی رہ چکے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳؍ مئی ۶۲ء

وحی و الہام کے متعلق مادہ پرستوں کی توجیہہ غلط ہے

اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان کے تعلق میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر اس کے بالکل منکر ہوتے ہیں اور کائنات ہی کو اول و آخر سمجھتے ہیں اگرچہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ بھی بعض حالات میں اللہ تعالیٰ کے وجود کے قایل ہو جاتے ہیں خاص کر جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے یا جب وہ موت کو سامنے دیکھتے ہیں چنانچہ سب سے پرانے روسی اشتراکی لینن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ آخری وقت میں خدا کا قایل ہو گیا تھا اسی طرح قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ فرعون نے بھی ڈوبتے وقت موسیٰؑ کے خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کا اقرار کیا تھا بجات اخروی کے لحاظ سے خواہ ایسا ایمان کوئی حقیقت نہ رکھتا ہو تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سخت منکرین حق بھی کسی نہ کسی حالت میں اللہ تعالیٰ کے وجود کو ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے بعد وہ لوگ آتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود کے قایل تو ہوتے ہیں مگر وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسانی زندگی میں کوئی دخل نہیں دیتا انسان بالکل خود مختار ہے اور جو قوانین شروع میں اللہ تعالیٰ نے کائنات کے لئے وضع کر دیئے ہیں ان میں اب کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی انسان کی زندگی کی رہنمائی کے لئے عقل کافی ہے وہ اس مادی دنیا میں ہر طرح سے اس کے لئے کفیل ہے۔

ان کے بعد وہ لوگ ہیں جو یہ تو مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی وقت بعض انسانوں سے کلام کیا تھا مگر اب نہیں کرتا اس نے انسان کی رہنمائی کے لئے جو ہدایت دینی تھی وہ دے چکا ہے اب کسی قسم کی الٰہی رہنمائی کی ضرورت نہیں رہی ان کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ابتدائے آفرینش ہی میں اللہ تعالیٰ نے بعض رشیوں کو انسانی زندگی کے لئے ہدایات دے دی ہیں اس کے بعد وہ خاموش ہے دوسرے وہ لوگ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ دنیا کے حالات اور مقامات کے مطابق اللہ تعالیٰ اتفاقی طور پر اپنی ہدایت دیتا رہا ہے لیکن اب چونکہ وہ مکمل ہدایت دے چکا ہے اس لئے وہ خاموش ہو گیا ہے کسی سے کلام نہیں کرتا۔ اس زمانہ میں مادہ پرستی کے زیر اثر بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی سے بالکل منکر ہیں اور جو کلام انبیاء علیہم السلام پر کبھی نازل ہوتا رہا ہے اس کی تشریح بھی اس مادی دنیا کی حد تک ہی کرتے ہیں الہام اور وحی کے معنی وہ یہ کرتے ہیں کہ بعض لوگ اپنی فطرت کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہوتے ہیں اور ان گہرائیوں سے صداقت کے گوہر نکال لاتے ہیں ورنہ باہر سے کوئی آواز نہیں آتی وہ صداقت آواز و الفاظ میں متمثل ہو کر الہام یا وحی کی صورت اختیار کر لیتی۔ چاہیئے تھا کہ اس خیال کے لوگ الہام و وحی کو انسان کی دائمی صفت تسلیم کرتے مگر بعض ایسے مسلمان خیال کے لوگوں نے "ختم نبوت" کا مسئلہ ثابت کرنے کے لئے اس کی مزید تشریح کی ہے کہ فطرتاً ایسی غوطہ زنی انسان کی طفولیت کی وجہ سے ممکن تھی اب جبکہ انسانی ذہن اپنی تکمیل کو پہنچ گیا ہے اس کی بھی ضرورت نہیں رہی اب صرف انسانی عقل ہی کافی ہے۔ اس سے آپ سمجھ لیں گے کہ انسان آخر پھر پھر کر عقل پر ہی آ گیا ہے اس لحاظ سے ایسے مسلمان فلسفیوں کی پوزیشن کسی طرح بھی منکران حق کی پوزیشن سے مختلف نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ بھی یہ مانتے ہیں کہ باہر سے کوئی آواز نہیں آتی جو کچھ اٹھتا ہے انسان کے اندر سے ہی اٹھتا ہے۔ الغرض ان کی دانست میں بھی مادہ ہی مادہ ہے اور کچھ بھی نہیں، البتہ مادہ میں بعض خاصیتیں ہیں جن کے ہیر پھیر سے نیچر اور زندگی کی قوتیں ابھرتی ہیں زیادہ سے زیادہ یہ لوگ اتنا ماننے کے لئے تیار ہیں کہ اس کائنات کی ابتدا کسی ذہن سے ہوئی ہے دوسرے لفظوں میں اس پرحکمت کائنات کا کوئی بنانے والا ہونا چاہیئے اس نے شروع ہی میں سب کچھ انسان کی فطرت میں رکھ دیا ہے اور کائنات کے چلنے کے لئے کچھ اصول بنا دیئے ہیں اور بس وہ نہ کبھی بولتا ہے اور نہ کسی اور طرح اپنے وجود کا ثبوت مہیا کرتا ہے اور لاپتہ ہے۔ اس خیال کے مسلمانوں نے یہ تمام باتیں موجودہ مغربی فلاسفہ سے سیکھی ہیں ان میں سے ایک جرمن نژاد یہودی فرائڈ ہے جس نے زعم خود انسانی نفس کا تجزیہ کر کے یہ اصول پیش کیا ہے کہ اس کے دو حصہ ہیں ایک شعور اور ایک لاشعور۔ لاشعور ایک خزانہ ہے جس میں انسان کے تمام تاثرات اچھے یا برے جمع رہتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک شعور میں آنے کی کوشش کرتا رہتا ہے وقت اور موقع کے لحاظ سے جو تاثر زیادہ طاقتور ہوتا ہے شعور میں آ جاتا ہے خاص خوابوں میں یا کشفی حالتوں میں ایسا ہوتا ہے۔

حکیم محمد لطیف صاحب نے صوفیاء کی واردات کی تشریح فرائڈ کے اسی اصول کے مطابق کرنے کی کوشش کی ہے دوسرے لفظوں میں حکیم صاحب کا اعتقاد یہ ہے کہ کم از کم فی زمانناً باہر سے کچھ نہیں آتا صوفیا کے لاشعور میں جو خزانہ ہے وہی خواب یا سکر کی حالت میں شعور میں آ جاتا ہے اور وہ اس کو اللہ تعالیٰ کا کلام سمجھنے لگتے ہیں۔

دراصل یہ وہی بات ہے جو الہام اور وحی کے متعلق دوسرے دانشمندوں نے بھی کہی ہے۔ اگر حکیم صاحب کی بات صحیح ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ وہ بات بھی صحیح نہ مانی جائے جو دوسرے دانشمندوں نے "نبوت" کے متعلق کہی ہے یعنی نبی کو بھی باہر سے کوئی پیغام نہیں آتا بلکہ جب وہ اپنی فطرت کی گہرائیوں میں یعنی لاشعور کے اتھاہ سمندر میں غوطہ لگاتا ہے تو وہاں سے الہام و وحی کا گوہر یکدانہ نکال لاتا ہے اگر یہ مماثلت مناسب ہے تو پھر کہنا پڑیگا کہ انبیاء علیہم السلام کی واردات بھی نعوذ باللہ اسی طرح شطیحات ہوتی ہیں جس طرح کی شطیحات صوفیا کی واردات ہوتی ہیں یا یہ کہ انبیاء علیہم السلام کی واردات تو حسن اتفاق سے صداقت پر مبنی ہوتی ہیں مگر صوفیا کی واردات سوء اتفاق سے شطیحات بن جاتی ہیں کیا حکیم صاحب بتا سکتے ہیں کہ اس کے سوا دوسرا کیا نتیجہ نکالا جا سکتا ہے اور کیوں؟ آخر صوفیا کی واردات کے متعلق جو ان کا خیال ہے وہی خیال دوسروں کی تحقیقات کے مطابق انبیاء علیہم السلام کی وحی و الہام کے متعلق کیوں نہیں ہو سکتا۔ جب دونوں کا منبع بھی ایک ہی دنیا ہے تو لازماً دونوں کو ایک سطح پر رکھنا پڑیگا صاف لفظوں میں —

کیا وجہ ہے کہ آپ کی بات صحیح مانی جائے اور علامہ اقبال مرحوم کی بات صحیح نہ مانی جائے جنہوں نے مغربی فلاسفہ سے متاثر ہو کر "نبوت" کے متعلق بعینہٖ وہی تھیوری پیش کی ہے جو آپ نے "ولایت" کے متعلق پیش کی ہے یا دونوں صحیح ہیں یا دونوں غلط ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک الہام و وحی و مکاشفہ کی یہ تھیوری نہ انبیاء علیہم السلام پر لاگو ہے اور نہ صوفیا پر بلکہ دونوں کو باہر سے رہنمائی ملتی ہے خواہ اس رہنمائی کی نوعیت میں فرق ہو بلکہ انبیاء علیہم السلام اور مجددین علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام آتا ہے اور بعض دوسرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور شیطان دونوں کی طرف سے پیغام مل سکتا ہے البتہ ادنیٰ قسم کے بعض لوگوں میں صداقت ان کی نفسانی خواہشات سے رنگین ہو جاتی ہے ہم شعور اور لاشعور کے تجزیہ سے انکار نہیں کرتے لیکن قرآن کریم نے ایسی باتوں کو اضغاث احلام کہہ کر وحی والہام اور مبشرات الٰہیہ سے ممیز کر دیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص کر حقیقت الوحی کے مقدمہ میں اس مسئلہ پر نہایت سیر حاصل علمی بحث فرمائی ہے جس کے کچھ حوالے اپنے گزشتہ اداریوں میں پیش کئے ہیں مختصر الفاظ میں آپ نے قرآن کریم کی تعلیمات اور اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں یہ حقیقت پیش کی ہے کہ جس طرح مثلاً سورج کی روشنی دیکھنے کے لئے آنکھ کی روشنی لازمی ہے اسی طرح مادی دنیا سے باہر کی آواز سننے کے لئے روحانی کان ہر انسان کو ملے ہیں یہ اور بات ہے کہ جس طرح بعض لوگ اندھے ہوتے ہیں اور سورج کی روشنی کو دیکھ نہیں سکتے بعض لوگوں کے روحانی کان بھی بہرے ہوتے ہیں جس طرح سورج کی روشنی اور مادی آواز کے راستہ میں رکاوٹیں ہو سکتی ہیں اسی طرح روحانی آواز کے راستہ میں نفسانیت حایل ہو سکتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو اور دیگر بندگان حق کو یہ روحانی قوت شنوائی بہت زیادہ حاصل ہوتی ہے ہر انسان مجاہدہ سے اس قوت کو بڑھا سکتا ہے جس طرح دیگر مادی حواس مشق سے بڑھائے جا سکتے ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا کلام جو خالص اور مصفا ہوتا ہے کسبی نہیں بلکہ وہبی ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو نبی بناتا ہے اس کو یہ قوت بھی زیادہ دیتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ ہمکلامی کے تین درجے متعین فرمائے ہیں یعنی وحی وراء الحجاب اور بذریعہ رسول یہ تین درجے دراصل سنگ میل ہیں ان کے درمیان لاتعداد مدارج ہیں جو روحانی قوت کی شنوائی کے مدارج کے متوازی ہیں نبوت کو وہبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کو کوئی پیغام دینا ہوتا ہے تو وہ ایسا انسان پیدا کرتا ہے جس میں یہ تاثر پذیری یہ قوت کمال بشریت کی حد تک موجود ہوتی ہے تاہم یہ قوت تمام انسانوں میں درجہ بدرجہ موجود ہوتی ہے اگرچہ بعض اندھے گونگے بھی ہوتے ہیں جیسا کہ اکثر ظاہر پرست ہوتے ہیں جو دین کے قشر سے چمٹے رہتے ہیں اور اسلام کا مکمل عرفان نہ ہونے کی وجہ سے رفع سبابہ رفع یدین اور آمین بالجہر کے مسائل میں الجھے رہتے ہیں یا ساون کے اندھے کی طرح دین کو سیاست ہی سیاست سمجھتے ہیں یا اس کے متضاد شریعت ہی سے انکار کر دیتے ہیں جس طرح پولوس نے کیا کہ شریعت کو لعنت قرار دیا حالانکہ مسیح ناصری علیہ السلام نے حرف قشر کے علاوہ مغز دین پر زور دیا تھا اور اپنے آپ کو شریعت کا پورا کرنے والا بتایا تھا اسی طرح اسلام کے صراط مستقیم سے وہ لوگ بھی ہٹے پڑے ہیں جو مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کے منکر ہیں اور وہ لوگ بھی جو اضغاث احلام کو ہی مبشرات اور مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ بنا لیتے ہیں۔

"عنایت ازلی نے جو انسانی فطرت کو ضائع کرنا نہیں چاہتی تخمریزی کے طور پر اکثر انسانی افراد میں یہ عادت اپنی جاری کر رکھی ہے کہ کبھی سچی خوابیں یا سچے الہام ہو جاتے ہیں تا وہ معلوم کر سکیں کہ ان کے لئے آگے قدم رکھنے کے لئے ایک راہ کھلی ہے لیکن ان کی خوابوں اور الہاموں میں خدا کی قبولیت اور محبت اور فضل کے کچھ آثار نہیں ہوتے اور نہ ایسے لوگ نفسانی نجاستوں سے پاک ہوتے ہیں اور خوابیں محض اس لئے آتی ہیں کہ تا ان پر خدا کے پاک نبیوں پر ایمان لانے کے لئے ایک حجت ہو کیونکہ اگر وہ سچی خوابوں اور سچے الہامات کی حقیقت سمجھنے سے قطعاً محروم ہوں اور اس بارے میں کوئی ایسا علم جس کو علم الیقین کہنا چاہیئے ان کو حاصل نہ ہو تو خدا تعالیٰ کے سامنے ان کا عذر ہو سکتا ہے کہ وہ نبوت کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے تھے کیونکہ اس کوچہ سے بکلی ناآشنا تھے اور وہ کہہ سکتے ہیں کہ نبوت کی حقیقت سے ہم محض بے خبر تھے اور اس کے سمجھنے کیلئے ہماری فطرت کو کوئی نمونہ نہیں دیا گیا تھا پس ہم اس مخفی حقیقت کو کیونکر سمجھ سکتے ہیں اس لئے سنت اللہ قدیم سے اور جب سے دنیا کی بنا ڈالی گئی ہے اس طرح پر جاری ہے کہ نمونہ کے طور پر عام لوگوں کو قطع نظر اس سے کہ وہ نیک ہوں یا بد ہوں اور صالح

مقام خاتم النبیینؐ کی عظمت

از مکرم مولوی محمد الدین صاحب ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق فرمایا ہے۔

ولئن شئنا لنذھبن بالذی اوحینا الیک ثم لا تجد لک بہ علینا وکیلا۔ الا رحمۃ من ربک ان فضلہ کان علیک کبیراً (بنی اسرائیل ع ۱۰)

یعنی (اے رسول) اگر ہم چاہتے تو وہ وحی جو تجھ پر اتاری گئی ہے (سابقہ شرائع کی طرح) واپس لے جاتے۔ پھر اس بارے میں تمہارا کوئی کارساز نہ بن سکتا۔ لیکن یہ تیرے رب کی رحمت ہے (کہ اس نے ایسا نہیں کیا نہ کرے گا) یقیناً اس کا فضل تجھ پر بہت بڑا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے فضلوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے آپ کو وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔ جو آپ سے پہلے کسی کو عطا نہ فرمائے تھے۔ اور جن کی کنہ تک پہنچنا انسانی عقل کے لئے ممکن نہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"اگر اس جگہ یہ استفسار ہو کہ پھر جناب سیدنا و مولانا سید الکل و افضل الانبیاء حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کون درجہ باقی ہے۔ سو واضح ہو کہ وہ ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے جو اسی کی ذات کامل صفات پر ختم ہو گیا جس کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں۔ چہ جائیکہ وہ اور کسی کو حاصل ہو سکے۔"

(توضیح المرام ص ۲۳ مطبوعہ ۱۹۱۲ء)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ان بلند مقامات میں سے سب سے بلند مقام مقام خاتمیت ہے۔ جس کی کیفیت کو پہنچنا کسی شخص کے امکان میں نہیں۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ خود اپنے فضل سے کسی کو اس کے متعلق صحیح علم نہ عطا فرمائے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء حال کا تو ذکر ہی کیا سابق علماء میں سے بہت کم نے اس مقام کی حقیقت کو پورے طور پر سمجھا ہے۔ موجودہ زمانہ میں جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو اپنوں اور بیگانوں نے گرانے کی کوشش کی تو خدا نے زمانہ کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے رسول کے شاہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھڑا کیا۔ جس نے آپ کے مقامات عالیہ کو اس پراز جہالت دنیا کے سامنے اس طرح پیش کیا کہ جس نے ان کی حقیقت کو ذرا سا بھی سمجھ لیا۔ وہ انگشت بدنداں ہو کر رہ گیا۔

خاتم النبیین کا مقام وہ مقام ہے جس کی حقیقت خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر منکشف فرمائی۔ مگر عوام الناس آپ کی تشریحات کو نہ سمجھ سکے۔ اور ایک شور برپا ہو گیا کہ نعوذ باللہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام خاتمیت سے ہی انکار کر دیا ہے۔ حالانکہ آپ نے اس مقام عالی کی جو تشریح فرمائی ہے وہی صحیح تشریح ہے جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کے شایاں ہے۔

آیت خاتم النبیین

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس بلند مقام کو سورۃ احزاب میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ وکان اللہ بکل شیئ علیما۔ (احزاب ع ۵)

(ترجمہ) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں۔ لیکن وہ رسول اللہ اور خاتم النبیین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا علم رکھتا ہے۔

اس آیت کی تشریح بہت کچھ ہو چکی ہے۔ تاہم میں بھی بغرض حصول ثواب ایک تشریح بیان کرتا ہوں شائد کسی کو فائدہ پہونچ سکے۔ وباللہ التوفیق۔

حرف ولکن

میرے خیال میں اس آیت کے حل کی کنجی حرف ولکن ہے۔ اگر اس کے اثرات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے تو آیت موصوفہ کے حل میں کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔

سب جانتے ہیں کہ خاتم النبیین کے صرف دو ہی معنے بیان کئے جاتے ہیں۔

ایک وہ معنے جو احمدیت کے مخالف کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نبیوں کو بند کرنے والے یا ختم کرنے والے ہیں۔ دوسرے وہ معنی جو جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ یعنی یہ کہ خاتم کے معنے مہر کے ہیں۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ نبوت کا مقام اب صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

ان معانی کے علاوہ جو معانی اور تشریحات بیان کی جاتی ہیں۔ وہ ان دونوں کی ذیل میں آ جاتی ہیں۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ اس آیت کے دو ہی مفہوم بیان کئے جاتے ہیں تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ان میں سے ایک معنے غلط ثابت ہو جائیں۔ تو دوسرا مفہوم لامحالہ درست ماننا پڑے گا۔

حل کا آسان طریقہ

علمائے فقہ نے نہایت غور و فکر کے بعد ایسے اصول وضع کئے ہیں جو نصوص کے معانی مقرر کرنے کے لئے نہایت فائدہ مند ہیں ان اصولوں کی مدد سے ہی فقہی مسائل کا استنباط کیا جاتا ہے۔ جو مسئلہ اصولوں کے مخالف ہو وہ درست نہیں سمجھا جاتا۔

جیسا کہ میں پہلے اشارہ کر چکا ہوں۔ حرف ولکن خاتم النبیین کی آیت حل کرنے کی کنجی ہے۔ اب یہ دیکھتے ہیں۔ کہ فقہا اس کے متعلق کیا اصول بیان کرتے ہیں۔ علماء فقہ نے حرف استدراک یعنی لکن کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ

لکن حرف استدراک بعد النفی وموجبہ اثبات ما بعدہ

یعنی لکن حرف استدراک ہے۔ جب نفی کے بعد آئے تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اپنے مابعد کو مثبت بنا دیتا ہے۔ (ملاحظہ ہو اصول الشاشی مطبوعہ نولکشور زیر حرف لکن)

پھر اس کے حاشیے پر مزید تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

فلا بد لہ من مفہومین متخالفین

یعنی حرف لکن کے لئے دو متخالف مفہوموں کا ہونا ضروری ہے۔ مطلب یہ کہ اگر لکن کے ماقبل کا مفہوم منفی ہو۔ تو اس کے مابعد کا مفہوم ضرور مثبت ہو گا۔ اگرچہ اس کی تشریحات بہت سی ہیں۔ لیکن میں صرف اسی محکم اصل پر زور دینا چاہتا ہوں کہ فقہاء کے اصول کے مطابق لکن سے پہلے حصہ کا مفہوم منفی ہو۔ تو اس کے بعد کے جملہ کا مفہوم لابدی اور لازمی طور پر مثبت ہو گا۔ گویا نقشہ یوں ہو گا۔

ماقبل مفہوم منفی — ولکن — مابعد لازمی طور پر مثبت۔

اب آیت خاتم النبیین پر غور فرمائیں جو یہ ہے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم (مفہوم منفی)

— ولکن —

رسول اللہ وخاتم النبیین (مفہوم مثبت)

(ترجمہ) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں

لیکن

وہ رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں

پس بموجب قاعدہ جس میں کوئی استثناء نہیں فقرہ "رسول اللہ وخاتم النبیین" کا مفہوم مثبت ہی ہو گا۔ لاغیر رسول اللہ

بچت؟ یا نقصان؟

جو احباب باوجود استطاعت کے روزانہ اخبار الفضل نہیں خریدتے وہ شائد اپنے خیال میں دس پیسوں کی بچت کرتے ہیں

لیکن

وہ یہ غور نہیں کرتے کہ اس طرح وہ اپنے پیارے اور مقدس امام کے فرمودات۔ مجاہدین احمدیت کی تبلیغی سرگرمیوں اور اپنے مرکز کی خبروں سے بے خبر رہتے ہیں۔

اب سوچیئے! یہ بچت ہے یا نقصان؟

(مینیجر الفضل)

کے مفہوم مثبت ہونے میں تو کسی فریق کو کوئی اعتراض نہیں اب قاعدہ کے مطابق خاتم النبیین کے مفہوم مثبت ہونے میں بھی کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ رہی لیکن مخالفین جو معنے بیان کرتے ہیں یعنی انبیاء کو ختم کرنے والا یا بند کرنے والا اس کے متعلق ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ یہ مفہوم منفی ہے اور اس کے مقابل کا مفہوم جو احمدی بیان کرتے ہیں مثبت ہے اس تمام بحث سے صاف عیاں ہے کہ مخالفین کا بیان کردہ مفہوم قطعاً غلط ہے اور صرف وہ مفہوم درست ہے جو جماعت احمدیہ بیان کرتی ہے اس اصول کو بیان کرنے کے بعد میں ان تمام علماء سے جو جماعت احمدیہ کے معنوں سے اختلاف رکھتے ہیں مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اس استدلال کو توڑ کر دکھائیں جو درحقیقت ہمارا استدلال نہیں بلکہ ان کے فقہا کا ہی استدلال ہے اگر علما اس اصول کو توڑ کر نہ دکھا سکیں تو پھر اس امر کے ماننے میں کیا عذر ہے کہ خاتم النبیین کا صرف وہی مفہوم درست ہے جو جماعت احمدیہ بیان کرتی ہے۔

ادباء کے نزدیک خاتم کا مفہوم

اگرچہ مندرجہ بالا استدلال سے جماعت احمدیہ کا بیان کردہ معنی واضح طور پر درست ثابت ہوتا ہے تاہم مزید وضاحت کے خیال سے میں ایک اور تحریر پیش کرنا چاہتا ہوں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ خاتم "اور آخر" کا مفہوم عرب ادباء کے نزدیک کیا ہوتا ہے عربی علم ادب سے واقفیت رکھنے والے حضرات اچھی طرح جانتے ہیں کہ ابن زیدون نے عربی میں ایک ادبی رسالہ تحریر کیا تھا جو ادبی نقطۂ نظر سے نہایت اہمیت کا حامل ہے اس رسالہ کی شرح مشہور امام ادب "الامام الاوحد جمال الدین محمد بن محمد بن نباتہ المصری" نے سرح العیون کے نام سے تحریر فرمائی ہے آپ اس شرح میں جالینوس کا تذکرہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"(جالینوس) ھو اٰخر الحکماء المشھورین ویسمی خاتم الاطباء والمعلمین"

یعنی جالینوس "آخر الحکماء المشہورین" ہے اور اسے "خاتم الاطباء والمعلمین" کا نام بھی دیا جاتا ہے اس کے بعد ابن نباتہ المصری ان القاب کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وذالک انہ (۱) عند ما ظھر وجد صناعۃ الطب قد کثرت فیھا اقوال الاطباء السوفسطائیین ومحیت محاسنھا فانتدب لذلک وابطل آراءھم وشید اراء ابقراط والتابعین لہ ونصرھا وساح وطلب الحشائش وجرب وقاس امزجتھا وطبائعھا وشرح الاعضاء ...... ووضع الکتب النفیسۃ فی ھذہ الصناعۃ (۲) وھی مادۃ الاطباء الٰی یومنا ھذا واشھرھا الکتب الستۃ التی شرح الاسکندریون (۳) ولم یات لعدہ الامن ھو دون منزلتہ۔

(سرح العیون مصری ص۱۳۶)

(ترجمہ:۔) وجہ یہ کہ

(اول) جب جالینوس ظاہر ہوا تو اسے معلوم ہوا کہ طب کی صناعت میں سوفسطائی اطبا کے اقوال کثرت سے داخل ہو گئے ہیں اور ان کے محاسن مٹ گئے ہیں اس نے ان کے اقوال اور آراء کا رد کیا اور بقراط اور اس کے تابعین کی آراء کی تائید کی اس کے علاوہ اس نے سیاحت بھی کی اور جڑی بوٹیوں کی تلاش کی ان کے متعلق تجربات کئے اور ان کی امزجہ اور طبائع مقرر کیں۔ اعضا کی تشریح بیان کی اور علم طب میں نفیس کتابیں تصنیف کیں

(دوم) اس زمانے (یعنی ابن نباتہ مصری کے زمانے) تک اطباء ان کتب کے ذریعے تیار ہوتے ہیں۔

(سوم) جالینوس کے بعد جو طبیب ہوئے وہ مرتبہ میں اس سے کمتر رہے کوئی اس کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکا مختصر یہ کہ ابن نباتہ المصری نے جالینوس کے آخر الحکما اور خاتم الاطبا والمعلمین ہونے کی تین وجوہ بیان کیں ہیں۔ اول یہ کہ وہ خود کامل طبیب بنا۔ دوم یہ کہ اس نے طب میں ایسا کمال حاصل کیا کہ اس کی تعلیم کی بدولت دوسرے لوگ طبیب بنتے رہے تیسرے یہ کہ اس کے بعد جو طبیب بھی پیدا ہوا وہ اس سے درجہ میں کم رہا کوئی بھی اس کے رتبہ کو نہ پہنچ سکا۔

گویا ادباء کے نزدیک خاتم کا لفظ اس ہستی کے متعلق بولا جاتا ہے۔ جو خود کامل ہو۔ دوسروں کو کمالات بخشے اور بعد میں آنے والا کوئی بھی اس کے رتبہ کو نہ پہنچ سکے۔

خاتم کی ان صفات ثلثہ کو سامنے رکھ کر خاتم النبیین کی تشریح نہایت آسان ہو جاتی ہے اور وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے تمام کمالات کے جامع ہیں اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

۲۔ آپ کی قوت افاضہ انتہا درجے کی ہے اب جو درجہ حاصل ہوگا آپ کی طفیل سے ہوگا چنانچہ نبوت کا مقام بھی اب صرف آپ کی پیروی سے ہی مل سکتا ہے اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا:۔

کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم وتعلم

یعنی تمام برکات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے ہیں معلم اور متعلم دونوں مبارک ہیں

۳۔ بعد میں آنے والا کوئی نبی آپ کے مقام کو حاصل نہیں کر سکتا جو ہوگا آپ سے نیچے ہی رہیگا اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔

پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

اس تمام بحث سے ثابت ہو گیا کہ خاتم النبیین کا مفہوم مثبت ہے اور اس سے وہ مطلب لینا جو منفی مفہوم رکھتا ہے سراسر غلط ہے نیز یہ کہ خاتم النبیین کے ضمن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جن کمالات کا ذکر ہے وہ سب مثبت ہیں

اب ہم آیت خاتم النبیین پر مزید غور کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو مقامات بیان کئے گئے ہیں ان کی کیفیت وکمیت کیا ہے۔ وباللہ التوفیق

مقام رسول اللہؐ کا مفہوم

اللہ تعالےٰ نے اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ متبنّیٰ کی موجودگی اس امر کا اشتہار رہے گی کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتر ہیں اس لئے متبنّیٰ کی رسم ہی مٹادی اور یہ حکم ہوا کہ زید ابن حارثہ آئندہ کے لئے آپ کا بیٹا نہیں کہلائے گا کیونکہ دنیا میں آپ کی ہی ایک ذات ہے جس کی روحانی اولاد کا کثرت تعداد اور شان کمالات میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایسے کثیر الاولاد نبی کے لئے متبنّیٰ فرض کرنا کسی صورت میں جائز نہیں انبیاء دنیا میں روحانیت پھیلانے کے لئے آتے ہیں اسلئے ان کی اولاد وہی حقیقی اولاد ہو سکتی ہے جو روحانیت کے لحاظ سے ان کی جانشین ہو حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا اسی وجہ سے انہ لیس من اھلک کا مصداق بنا کہ وہ عمل غیر صالح کی وجہ سے آپ سے وہ روحانی نسبت نہ رکھتا تھا جو اسے روحانی طور پر آپ کا حقیقی بیٹا بناتی۔ اس مثال سے صاف ظاہر ہے کہ انبیاء کی اولاد حقیقی بننے کے لئے روحانی نسبت کو تقدم حاصل ہے اس نسبت کے بغیر انبیاء کے صلبی بیٹے بھی صحیح معنوں میں بیٹے کہلانے کے حقدار نہیں ہو سکتے خدا تعالےٰ سورہ احزاب میں فرماتا ہے کہ:۔

النبی اولی بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھتھم

(سورہ احزاب رکوع ۱)

اس آیت میں آپ کی ازواج مطہرات کو خدا تعالےٰ نے مومنین کی مائیں قرار دیا ہے جس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور مومنوں کے باپ ہیں۔

کل نبی ابو امتہ یعنی ہر ایک نبی اپنی امت کا باپ ہوتا ہے اسی نسبت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے باپ ہیں بلکہ باپوں سے بڑھ کر اسی لئے آیت خاتم النبیین میں خدا تعالےٰ نے آپ کے متعلق مردوں کے جسمانی باپ ہونے کی نفی کرکے ولکن کے بعد "رسول اللہ" آپ کے روحانی باپ ہونے کا اثبات کیا ہے لیکن جس طرح بلحاظ مدارج باپوں میں فرق ہے اسی طرح بلحاظ مدارج وعزت ان کی اولادوں میں بھی فرق ہوتا ہے اسی طرح ان دونوں نسبتوں میں بھی بلحاظ عزت فرق ہے

ڈپٹی کمشنر کا بیٹا اگر بادشاہ کے بیٹے کی غلامی کا دعویٰ کرے تو وہ غلامی اس کی عزت کا باعث سمجھی جائے گی۔

اب آنحضرتؐ کے خطاب "رسول اللہ" پر غور کرتے ہیں کہ اس کی کیا شان ہے سب اہل علم جانتے ہیں کہ بعض انبیاء کو خدا تعالےٰ بعض صفات خاصہ سے سرفراز فرماتا ہے اگرچہ یہ صفات دیگر انبیاء میں موجود ہوتی ہیں لیکن چونکہ ان بعض انبیاء میں ایسی صفات نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہیں اس لئے خدا تعالےٰ خاص طور پر ان کو ان صفات سے مخاطب فرماتا ہے مثلاً حضرت ابراہیم خلیل اللہ کہلائے حضرت موسےٰ کلیم اللہ کہلائے حضرت عیسےٰ روح اللہ کے لقب سے مشہور ہوئے یہ ان مکرم انبیاء کی صفات خاصہ تھیں اب سوال ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کونسی صفات خاصہ تھیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ صفات "رسول اللہ اور نبی اللہ" ہیں چنانچہ:۔

۱۔ کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں آپ کی خاص صفت رسول اللہ بیان کی گئی ہے نیز

۲۔ سورہ فتح رکوع ۴ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

اس آیت میں آپ کو رسول اللہ کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔

۳۔ اسی طرح سورہ اعراف میں آتا ہے

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورٰۃ والانجیل۔

اس آیت میں خدا تعالےٰ نے آپ کو رسول اور نبی کے ناموں سے یاد کیا ہے۔

۴۔ عجیب بات یہ ہے کہ صحف سابقہ میں بھی "وہ رسول" یا "وہ نبی" سے مراد آپ کی ہی ذات والاصفات ہوتی تھی۔ چنانچہ انجیل میں آتا ہے کہ جب یوحنا نبی سے لوگوں نے سوال کیا کہ کیا تو "وہ نبی" ہے تو اس نے انکار کیا کیونکہ صحف موسےٰ میں یہ الفاظ صرف نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کئے گئے ہیں

مندرجہ بالا شواہد سے صاف عیاں ہے کہ رسالت اور نبوت آپ کے عہدے بھی تھے نیز صفات خاصہ بھی اور آپ کے سوا کسی اور میں یہ صفات اس رنگ میں متحقق نہیں یہ امر اس بات پر شاہد ہے کہ رسالت اور نبوت کی ہر لحاظ سے آپ پر تکمیل کر دی گئی ہے۔

بعض رسولوں کو اس قسم کے مخصوص خطاب مخصوص صفات کی وجہ سے عطا کرنے کا مطلب یہی ہے کہ یہ صفات ان سے پہلے کے انبیاء کے مقابل پر ان میں زیادہ نمایاں تھیں چونکہ ان صفات کی ان میں زیادہ شدت اور وضاحت سے اظہار ہوا اسلئے ان کے لئے ایسے خطاب مخصوص کئے گئے جو ان صفات خاصہ کی وضاحت کرنے والے تھے ان صفات کیوجہ سے یہ انبیاء دوسرے انبیاء پر ایک فضیلت رکھتے اور کیونکہ تمام انبیاء فلسفہ الفضل علی بعض کے

لائبیریا میں تبلیغ اسلام

ریڈیو پر تقاریر۔ اخبار میں مضامین۔ غرباء میں دوائیوں کی تقسیم۔ تبلیغ بذریعہ لٹریچر۔ انفرادی ملاقات

لندن کے کثیر الاشاعت اخبار کے ایڈیٹر کو خط

از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

اس ملک میں عیسائیوں کا اپنا ریڈیو سٹیشن ہے جہاں پر کہ رات دن عیسائیت کی تبلیغ ہوتی ہے۔ گورنمنٹ کے ملازمین کی تنخواہ میں سے سال میں ایک مہینہ کی تنخواہ میں ۱/۱۰ حصہ کی کٹوتی ہوتی ہے اور یہ رقم چرچ کی بہبودی کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔ امریکہ کی مختلف عیسائی سوسائٹیوں کی طرف سے ہزارہا کتب مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ نے عیسائی مشنوں کو بہت سی سہولتیں دے رکھی ہیں جس کی وجہ سے مشنوں نے یہاں بے شمار سکول کھولے ہوئے ہیں۔ جن میں عیسائیت کی تعلیم لازمی ہے۔ ملک میں سارے کا سارا لکھا پڑھا طبقہ عیسائی مذہب کا پیرو ہے ان حالات میں ہمارے لئے کافی مشکلات ہیں اور احباب کی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔

ہماری حقیر مساعی کی سہ ماہی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

ریڈیو پر تقادیر

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے ریڈیو لائبیریا پر (جو کہ کمرشل ریڈیو سٹیشن ہے عیسائیوں کا اپنا ریڈیو سٹیشن اس کے علاوہ ہے) دس دس منٹ کی چھ تقاریر کیں۔ جن میں مختلف مضامین بیان کئے گئے۔ مثلاً احمدیت کے قیام کی غرض و غایت۔ ہمارے بیرونی مشن اور ان کی مساعی جمیلہ۔ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اسلام کا نظریہ توحید۔ تکمیل شریعت روزوں کی فلاسفی اور فرضیت۔ وغیرہ وغیرہ یہ تمام تقادیر انگریزی زبان میں تھیں۔ یہاں پر چونکہ شامی اور دیگر عرب ممالک کے لوگ بھی تھے اور اس کے علاوہ بعض مسلمان علماء اپنی لوکل زبان کے علاوہ صرف عربی زبان جانتے ہیں اس لئے ایک تقریر عربی زبان میں کی گئی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الاستفتاء و بعض اقتباسات سنائے گئے اور حضور علیہ السلام کی آمد کی غرض و غایت بیان کی گئی۔

اخبار میں مضامین

یہاں کے ایک روزنامہ اخبار Monrovia میں عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے چند ایک مضامین لکھے۔ مثلاً قرآن مجید الہامی کتاب ہے اور اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ اسلام کے پانچ بنیادی اصول۔ مسلمانوں کو محمڈن کہنا درست نہیں کیونکہ ہم لوگ محمد صلے اللہ صلعم کو نہیں پوجتے بلکہ ہم خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں۔ اسلام میں تو بت پرستی منع ہے وغیرہ وغیرہ عید کے موقعہ پر یہاں کے سہ روزہ اخبار The Liberian Age میں خاکسار کا ایک خط شائع ہوا۔ جس میں اوّلاً عید کی اہمیت بتائی گئی تھی اور اس کے بعد گورنمنٹ سے درخواست کی تھی کہ اس روز عام تعطیل ہونی چاہیئے تا سب مسلمان عید کی نماز میں شامل ہو سکیں۔ اور اس مقدس فریضہ کو ادا کر سکیں۔

لندن کے اخبار کے نام خط

کچھ عرصہ ہوا۔ لندن کے ایک کثیر الاشاعت اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ملایا کے ایک شہزادہ ابراہیم نے ایک انگریز لڑکی سے شادی کی اور پندرہ دن کے بعد طلاق دیدی اس خبر کے اختتام پر نامہ نگار نے یہ تبصرہ کیا تھا کہ اسلام میں طلاق بالکل آسان چیز ہے اگر کوئی مسلمان اپنی بیوی کو چھوڑنا چاہیئے تو اس کے لئے صرف یہی کافی ہے کہ وہ تین دفعہ طلاق طلاق طلاق کہہ دے۔

اس پر خاکسار نے ایڈیٹر کے نام ایک خط لکھا جس میں بالتفصیل بتایا کہ ان کے نامہ نگار کا خیال بالکل غلط ہے۔ اسلام میں طلاق کو بہت ناپسند کیا جاتا ہے۔ اور اگر میاں بیوی کے درمیان کوئی چپقلش ہو جائے تو مصالحت کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے بعد اگر طلاق کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو پھر طلاق دی جاتی ہے اور اس کے لئے بھی کم از کم تین ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ایک آدمی ناجائز کام کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے مذہب کو زیر الزام لایا جائے۔

اس کے جواب میں ایڈیٹر نے لکھا کہ فی الحقیقت مغربی صحافیوں نے طلاق کے مسئلہ کو بہت آسان سمجھ رکھا ہے اور اس بارہ میں صحیح تحقیق نہیں کی۔ میں نے اپنے سٹاف کو آپ کے خط کے پیش نظر ہدایات دے دی ہیں کہ آئندہ اس معاملہ میں احتیاط سے کام لیں۔

قرآن مجید کا تحفہ

گزشتہ سال کے آخر میں پریذیڈنٹ آف لائبیریا کے لڑکے کی شادی وائس پریذیڈنٹ آف لائبیریا کی لڑکی سے قرار پائی۔ اس موقعہ پر خاکسار نے ان دونوں کو قرآن مجید انگریزی کی ایک کاپی بطور تحفہ پیش کی اور ساتھ ہی ایک خط بھی پیش کیا۔ جس میں لکھا کہ اس خوشی کے موقعہ پر آپ کو سارے لائبیریا سے بہت قیمتی اور عمدہ تحفے ملے ہوں گے۔ لیکن میرے نزدیک قرآن مجید سے زیادہ اچھا تحفہ اور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ایک غیر فانی چیز ہے اور اس کے مطالعہ سے نہ صرف اس دنیا میں راحت اور سکون حاصل ہوتا ہے بلکہ اخروی زندگی کے لئے بھی یہ زاد راہ کا کام دیتا ہے۔

غرباء میں دوائیوں کی تقسیم

عرصہ زیر رپورٹ میں امریکہ کی حکومت کی طرف سے لائبیریا میں ایک بہت بڑی تعداد میں مفت دوائیاں فراہم کی گئیں۔ جس روز ان دوائیوں سے لدا ہوا جہاز بندرگاہ پر پہنچا اس روز خاکسار اور مکرم عبدالعزیز صاحب اشتہارات تقسیم کرنے کے لئے بندرگاہ پر گئے ہوئے تھے۔ خاکسار نے دوائیاں تقسیم کرنے والی ٹیم کے منتظم سے کہا کہ ہمارا بھی یہاں ایک مشن ہے اور اگر آپ لوگ ہمیں کچھ دوائیاں دے دیں تو ہم اسے مسلمان غرباء میں تقسیم کر دیں گے اس پر انہوں نے کثیر مقدار میں بعض دوائیاں جن میں کھانسی کی دوائی۔ وٹامنز۔ ٹوتھ پیسٹ ڈریسنگ اور پلاسٹر وغیرہ شامل تھے ہمیں دے دیں۔ ہم نے یہ دوائیاں یہاں کے مختلف احباب میں تقسیم کے علاوہ ایک مسلمانوں کے محلہ میں جا کر وہاں کے چیف کے حوالہ کر دیں اور کہا کہ وہ محلہ کے سب ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیں۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں وکالت تبشیر کی طرف سے آمدہ لٹریچر علاوہ دس ٹریکٹ اور ریویو آف ریلیجنز کی کاپیاں دفاتر میں تقسیم کی گئیں۔ اس کے علاوہ یہاں کی بندرگاہ پر جا کر کثرت سے اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ لائبریریوں اور ایسی جگہوں پر جہاں پر کہ پبلک کا اکثر آنا جانا ہوتا ہے ریویو آف ریلیجنز اور جرمن رسالہ "اسلام" کی کاپیاں برائے مطالعہ رکھی گئیں شہر کے مختلف محلوں میں جا کر لوگوں سے زبانی گفتگو کی جاتی رہی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ تبلیغ کے سلسلہ میں برادرم داؤد احمد صاحب، جن دنوں وہ منرو یا میں تھے میری بہت مدد کرتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اب مکرم عبدالعزیز صاحب جماعتی کاموں میں بہت مستعدی دکھا رہے ہیں۔ اور اکثر مواقع پر میرے ساتھ تبلیغ کے لئے جاتے رہتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کار خیر میں حصہ لینے کا بہتر سے بہتر اجر دے۔

بالآخر تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے مشن کی ترقی اور بہبودی کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے الفاظ میں تاثیر پیدا کرے اور لوگوں کے دلوں کو ہدایت کے لئے کھولے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی
— اور —
تزکیۂ نفس کرتی ہے

ناظمین انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ نے اکثر اضلاع میں ناظمین ضلع مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ ناظمین کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ان باتوں کا جائزہ لیکر مرکز کو اطلاع دیں کہ

(۱) کیا ان کے حلقہ میں تمام مقامات پر مجالس قائم ہیں۔
(۲) کیا تمام مجالس اپنا سالانہ بجٹ مرکز میں بھجوا چکی ہیں۔
(۳) کیا تمام مجالس کی وصولی بجٹ کے مطابق ہے۔ اگر کسی امر میں کمی رہ گئی ہو تو اسے جلد پورا ہونے کی سعی فرمائی جائے۔ جزاکم اللہ خیرا!

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ —— ربوہ

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں
(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

نام جماعت وضلع

چک ۹۲ گ ب ترقی ضلع لائلپور

ملک محمد صادق صاحب	صدر
خان محمد رمضان خانصاحب	سیکرٹری مال

مورو ضلع نواب شاہ

محمد حسن صاحب	صدر
مولوی برکت اللہ صاحب	سیکرٹری مال
ملک ظہور الدین صاحب	ر اصلاح وارشاد

قمر آباد ضلع نواب شاہ

قمر الدین صاحب	صدر
نجم الدین صاحب	سیکرٹری مال
قاضی غلام محمد صاحب	ر تعلیم
حافظ کریم بخش صاحب	ر اصلاح وارشاد

علی پور (گھلواں) ضلع مظفر گڑھ

مولوی نور محمد صاحب	صدر
مولوی غلام محمد صاحب	سیکرٹری مال
سید بشیر علی شاہ صاحب	ر امورعامہ
چوہدری نور الدین صاحب	ر اصلاح وارشاد
بدر الدین صاحب	ر ضیافت

محسودہ ضلع جہلم

ملک حیات محمد صاحب	صدر
ملک میراں بخش صاحب	سیکرٹری مال

پنڈ بھیگوال ضلع راولپنڈی

میاں احمد صاحب عارف	صدر
سید محمد صاحب	سیکرٹری مال
عبدالعزیز صاحب	ر امورعامہ
مرزا جمال الدین صاحب	ر اصلاح وارشاد

چک ۱۶۸ منگلا ضلع سرگودہا

رائے محمد معصوم صاحب	صدر
اللہ بخش خانصاحب	سیکرٹری مال ضیافت
خضر حیات صاحب نمبردار	ر امورعامہ
خان محمد صاحب	ر اصلاح وارشاد
عبدالرحمٰن صاحب	ر تعلیم
عبداللہ صاحب	ر زراعت

پنڈ دادنخان

ڈاکٹر ممتاز نبی صاحب۔ صدر	سیکرٹری مال

چک ۴۳۳ ج ب ضلع لائلپور

چوہدری نذیر احمد صاحب	صدر

نام جماعت وضلع

ڈولہ مہر چند ضلع منٹگمری

میاں جہانگیر خاں صاحب	صدر
ماسٹر اللہ بخش صاحب	سیکرٹری مال

بھوبھتی ضلع سیالکوٹ

چوہدری محمد اکبر صاحب	صدر
ر محمد شفیع صاحب	سیکرٹری مال
ر محمد اکمل صاحب	ر اصلاح وارشاد
ر محمد صدیق صاحب	وائس پریذیڈنٹ

رکھ موجھنگی ضلع ڈیرہ غازی خاں

سردار فیض اللہ خاں صاحب	صدر
منشی عطا محمد صاحب	سیکرٹری مال

کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں

مولوی ابو احمد محمد خاں صاحب	صدر
سردار محمد اعظم خان صاحب	سیکرٹری مال

لشہر گڑھ

سردار امیر محمد خاں صاحب	صدر
وسیم احمد صاحب قیصرانی	سیکرٹری مال

باغ ضلع پونچھ

ڈاکٹر اعجاز الحق خاں صاحب	صدر
خواجہ ایم محمد الدین صاحب	سیکرٹری مال
ڈاکٹر ضیغم سلیم خاں صاحب	ر امورعامہ

چونترہ ضلع اٹک

چوہدری محمد جعفر صاحب	صدر
راجہ خانک صاحب	سیکرٹری مال
چوہدری محبوب حسین صاحب	ر امورعامہ خارجہ ضیافت
ر کرم الٰہی صاحب	ر اصلاح وارشاد
ر	ر تعلیم

کیرال ضلع اٹک

منشی عبدالحمید صاحب	صدر
محمد صدیق صاحب	سیکرٹری مال
عطاء محمد صاحب	ر امورعامہ وقف جدید ضیافت
غلام محمد صاحب	ر زراعت

سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

خواجہ محمد امین صاحب	صدر۔ امورعامہ
مولوی سراج دین صاحب	سیکرٹری مال
حاجی ملک امام دین صاحب	ر اصلاح وارشاد

چوہدری خان بہادر صاحب

چوہدری خان بہادر صاحب	سیکرٹری تعلیم
میاں احمد دین صاحب	ر وصایا

ڈھیپی ضلع حیدرآباد

میاں بخش خاں صاحب گرگیز	صدر
گوہر خان صاحب گرگیز	سیکرٹری مال

پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب	صدر
حکیم محمد یعقوب صاحب	سیکرٹری مال

منڈوال ضلع اٹک

راجہ ولیاخان صاحب	صدر، تعلیم، اصلاح وارشاد
راجہ محمد نواز صاحب	سیکرٹری مال
سردار پیر بخش صاحب	ر امورعامہ، خارجہ، زراعت

مجوکہ ضلع سرگودہا

ملک ظل محمد صاحب	صدر

محمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر

چوہدری محمد حسین صاحب	صدر
ملک غلام احمد صاحب عطاء	سیکرٹری مال۔ زراعت
ڈاکٹر احتشام الحق صاحب	ر امورعامہ
چوہدری صلاح الدین صاحب	ر اصلاح وارشاد ضیافت

ملک رشید احمد صاحب ریحان

ملک رشید احمد صاحب ریحان	سیکرٹری تعلیم
منشی سلطان احمد صاحب	ر وصایا
چوہدری غلام احمد صاحب بسرا	آڈیٹر

چاہ اسماعیل والا ضلع ڈیرہ غازیخان

حاجی حسن خان صاحب	صدر، زراعت
غلام حسین صاحب مشتاق	سیکرٹری مال
رحیم بخش صاحب	ر تعلیم
لعل خاں صاحب	ر اصلاح وارشاد
حاجی ریحان خان صاحب	نائب صدر

بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں

مولوی عبدالقدوس صاحب	صدر سیکرٹری مال
غلام رسول صاحب نمبردار	سیکرٹری امورعامہ
منشی عبدالعزیز صاحب	ر اصلاح وارشاد

جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان

عبدالعزیز صاحب	صدر
عطاء محمد خاں صاحب مجاہد	سیکرٹری مال

چک ۳۹ / D.B ضلع سرگودہا

مستری محمد ابراہیم صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد
چوہدری سلطان احمد صاحب	ر امورعامہ
سلطان احمد صاحب	ر تعلیم

تحریک وقف جدید کیا ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کرسکیں وہ مجھ سے ہدایات لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے۔ لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے۔ اور اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے۔ سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنجؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا۔ بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ ویران ہو جائے گا جتنا مکہ مکرمہ کسی زمانہ میں آبادی کے لحاظ سے ویران تھا پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں"۔ یہی تحریک اب وقف جدید کے نام سے موسوم ہے۔ جس کے ماتحت احباب جماعت بڑھ چڑھ کر جانی اور مالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں —— وقف جدید کے پانچویں سال کے آغاز پر حضور فرماتے ہیں کہ

"مجھے امید ہے کہ یہ تحریک جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں بھی اضافہ ہوگا کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ میں نے جن دنوں یہ تحریک کی تھی اس وقت میں نے جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی تھی کہ انہیں وقف جدید کا چندہ مرد چھ لاکھ تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مگر یہ ایک ابتدائی اندازہ تھا چنانچہ اس کے دو سال بعد میں نے وقف جدید کا بجٹ بارہ لاکھ روپیہ تک لے جانے کی تحریک کی مگر ابھی وقف جدید کا چندہ صرف ایک لاکھ روپیہ تک پہنچا ہے دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اس کمی کو جلد سے جلد پورا کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ قوت اور ہمت کے ساتھ تبلیغ اسلام کے کام کو جاری رکھا جاسکے —— ان مختصر کلمات کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے اور اسی سے دعائیں کرتے ہوئے وقف جدید کے پانچویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے دوستوں کو ہمیشہ اپنی قربانیوں کا معیار زیادہ سے زیادہ اونچا لے جانے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ دن ہمارے قریب تر آجائے جبکہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس روح آسمان پر یہ دیکھکر خوش ہو جائے کہ جماعت احمدیہ نے اسلام [illegible] خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی [illegible] (الفضل [illegible] وقف جدید)"

"پاکستان میں ثقافتی پروگراموں کے پردے میں بیہودہ سرگرمیوں کی کوئی گنجائش نہیں"

"ہمیں کم سے کم عرصہ میں ٹیکنیکل اور پیشہ ورانہ میدانوں میں خود کفیل بننے کی ضرورت ہے" (عبدالقادر)

لاہور ۱۱ رمئی۔ وزیر خزانہ مسٹر عبدالقادر نے کل یہاں کہا کہ کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں تربیتی پروگرام کو وقت کی ضرورت کے مطابق ڈھالنے کی جانب بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ آپ نے کہا ہمیں کم سے کم عرصہ میں ٹیکنیکل اور پروفیشنل میدانوں میں خود کفیل بن جانے کی ضرورت ہے۔ مسٹر عبدالقادر نے طالب علموں کو خبردار کیا کہ وہ ثقافتی پروگراموں کے نام سے اپنی توانائیں بیہودہ سرگرمیوں میں ضائع نہ کریں۔ پاکستان میں اس قسم کی عیاشی کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

وزیر خزانہ نے ہیلی کالج آف کامرس کی تقسیم انعامات کی سالانہ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا آپ کا ادارہ ملکی معیشت کے لئے قیمتی خدمات انجام دے رہا ہے۔ مسٹر عبدالقادر نے کہا یہ بڑی اچھی بات ہے کہ کالج میں نہ صرف مشرقی پاکستان بلکہ مشرقی افریقہ کے طلبہ بھی تحصیل علم کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا ہمارے ملک میں ایک طویل عرصہ تک تجارت اور صنعت کی طرح بنکنگ، اکاؤنٹنسی اور انشورنس پر غیر ملکی مفادات چھائے ہوئے تھے۔ آزادی کے بعد ہم اپنی تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت کا ساتھ دینے کے لئے ان میدانوں میں ٹیکنیکل معلومات کو ترقی دینے کی زبردست کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا ایک آزاد قوم کی حیثیت سے ہمارے ملک میں تعلیمی قیادت کی ضرورت ہے۔ ہماری منزل یہ ہونی چاہیئے کہ ہم کم سے کم عرصہ میں ٹیکنیکل اور پروفیشنل میدانوں میں خود کفیل ہو جائیں۔

مسٹر عبدالقادر نے مزید کہا یہ کام بہت مشکل ہے لیکن اگر جذبہ یکسانگی اور عزم موجود ہو تو انشاء اللہ ہم کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔ وزیر خزانہ نے کہا ہمارے ملک میں کمرشل تعلیم میں اہمیت اور مقدار دونوں لحاظ سے توسیع اور بہتری کی ضرورت ہے۔

مسٹر عبدالقادر نے خبردار کیا کہ ہمارے ہاں پرانے طریقوں اور نظریات پر اڑے رہنے اور ورثہ میں جو کچھ ملا ہے اسے بلا تحقیق قبول کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے اور تربیتی پروگرام کو وقت کی ضرورت کے مطابق ڈھالنے کی جانب بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ ہماری زیادہ تر توجہ ہائی کلاس روم اور رہائشی مکانات تعمیر کرنے، اساتذہ کی تعداد میں اضافہ کرنے اور فرنیچر اور سامان خریدنے پر مرکوز رہتی ہے۔ ہمارے طالب علموں کو جدید مسائل کا مقابلہ کرنے کے لئے جدید اسلحہ کی ضرورت ہے۔

وزیر خزانہ نے مشورہ دیا کہ طالبعلموں کو کاروبار کا حقیقی تجربہ ہونا چاہیئے۔ مقامی فرموں کے تعاون سے ریسرچ پروگرام تیار کیا جا سکتا ہے۔ جو طلباء اور کالج کے علاوہ کاروبار اور صنعت کے لئے بھی مفید ثابت ہو گا طالبعلموں کو تازہ ترین حالات کا علم ہونا چاہیئے۔

مسٹر عبدالقادر نے اپنی تقریر میں مزید کہا کہ بدقسمتی سے کچھ عرصہ سے ملک دشمن عناصر طالب علموں کو اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کر رہے ہیں پاکستان جیسے ملک کے لئے یہ بات نقصان دہ ہے اور اس سے ملک کی ترقی میں تاخیر ہو گی۔ طالبعلموں میں اپنی قوتوں کو بیہودہ سرگرمیوں کے ذریعہ ضائع کرنے کا رجحان بھی ہے۔ اکثر ان سرگرمیوں کو ثقافتی پروگراموں کا نام دیا جاتا ہے آپ نے کہا پاکستان جیسے ملک میں اس قسم کی عیاشی کی گنجائش نہیں ہے۔

زیادہ رقم ترقیاتی منصوبوں پر صرف کی جائے گی

لاہور ۱۱ رمئی۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر عبدالقادر نے کل دوپہر یہاں پر مقامی صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہا ہے کہ مرکزی میزانیہ میں سے آمدنی کا معقول حصہ ملکی اور قومی ترقی کے مختلف منصوبوں پر صرف کیا جائے گا۔ عوام کی ضروریات زندگی کو بجٹ کی تیاری کے دوران پیش نظر رکھا جائے گا۔

وزیر خزانہ راولپنڈی سے پی آئی اے کے ہوائی جہاز میں جب یہاں ہوائی اڈہ پر پہنچے تو ان کا استقبال صوبائی وزیر خزانہ سید یعقوب شاہ اور ہیلی کالج آف کامرس کے پرنسپل پروفیسر ایم حسن نے کیا۔ آپ نے تیسرے پہر ہیلی کالج آف کامرس کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد وانعامات کی صدارت کی۔ مسٹر عبدالقادر نے اخبار نویسوں کے مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ مرکزی میزانیہ جون کے پہلے ہفتہ کے دوران پیش کر دیا جائے گا۔ آپ سے پوچھا گیا کیا میزانیہ تیار ہو چکا ہے تو وزیر خزانہ نے مسکراتے ہوئے کہا کہ یہ بجٹ کا معاملہ ہے اور پیش کرنے سے ایک دن پہلے تک بعض امور میں ترمیم اور کئی رقوم میں رد و بدل کا امکان ہوتا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں وزیر خزانہ نے کہا کہ اس مرحلہ پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ میزانیہ میں ٹیکس کی پالیسی کیا ہو گی۔

جب یہ پوچھا گیا کہ ریلوے کا محکمہ صوبائی حکومت کے سپرد کر دینے سے مرکزی آمدنی پر کیا اثر پڑیگا اور اسے پورا کرنے کی کیا تدبیر کی گئی ہے تو مسٹر عبدالقادر نے جواب دیا کہ مرکز کو محکمہ ریلوے کے سرمایہ سے کچھ فی صد حصہ ملتا رہے گا۔ وزیر خزانہ کل شام یہاں سے راولپنڈی چلے گئے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے!

"اصولوں کو کسی قیمت پر قربان نہیں کیا جا سکتا قوم کی خدمت میرا جزو ایمان ہے"

لاہور پہنچ کر جنرل اعظم خان کا بیان — ڈھاکہ کے فضائی اڈہ پر پُرخلوص الوداع

لاہور ۱۱ رمئی مشرقی پاکستان کے سابق گورنر لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے کل دوپہر یہاں ہوائی اڈہ پر اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ عوام کی خدمت سے ہرگز دستبردار نہیں ہوں گے۔ آپ نے کہا "میرے نزدیک خدمت عبادت اور جزو ایمان ہے"

جنرل اعظم خاں جب یہاں پہنچے تو ان کا استقبال ڈپٹی کمانڈر انچیف لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا نے کیا۔ جنرل رانا جنرل اعظم سے بغل گیر ہوئے متوسط طبقہ کے شہریوں کی معقول تعداد بھی وہاں اس وقت موجود تھی۔ صوبائی حکومت کا کوئی نمائندہ استقبال کرنے والوں میں شامل نہیں تھا۔ سابق گورنر نے ہوائی اڈہ پر موجود تمام اصحاب سے ہاتھ ملایا۔ مشرقی پاکستان کے یہاں تعلیم پانے والے بعض نوجوان جنرل اعظم کو دیکھ کر اشکبار ہو گئے جنرل اعظم نے ان طلباء کو تھپکی دی اور تھوڑی دیر کے لئے اخبار نویسوں کے درمیان بیٹھ گئے۔ جب صحافیوں نے ان سے ان کا آئندہ پروگرام پوچھا تو جنرل اعظم نے اپنی نشری تقریر کی ایک نقل سپرد کرتے ہوئے کہا "جو کچھ بھی آپ پوچھنا چاہتے ہیں وہ اس مسودہ میں موجود ہے اسکے سوا مجھے کچھ نہیں کہنا"۔

صحافیوں کے سوالات پر لیفٹیننٹ جنرل اعظم خان نے کہا "قوم کی خدمت کو میں عبادت کا درجہ دیتا ہوں میرا جسم اگرچہ مشرقی پاکستان کے باشندوں سے جدا ہو گیا ہے لیکن میرا دل اور روح ان کے ساتھ ہے"۔ آپ نے کہا "کچھ ایسے بنیادی اصول ہوتے ہیں جو بالخصوص اعلیٰ عہدوں پر فائز افراد کو پیش نظر رکھنے ہوتے ہیں اور اصولوں کو کسی قیمت پر قربان نہیں کیا جا سکتا۔ اعلیٰ مرتبے پر فائز اصحاب کو عزت نفس، عوام کے وقار اور اپنے منصب کی توقیر کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے"۔ ہوائی اڈے پر چند منٹ گزارنے کے بعد جنرل اعظم خاں ڈپٹی کمانڈر انچیف جنرل بختیار رانا کے ہمراہ موٹر میں اپنی اقامت گاہ کی جانب روانہ ہو گئے۔

اس سے قبل جب لیفٹیننٹ جنرل اعظم ڈھاکہ سے روانہ ہوئے تو انہیں ایک یادگار الوداع کہی گئی۔ فضائی اڈے پر ہر طرف رنج و افسوس کا ماحول تھا۔ لوگوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اور وہ خاموش تماشائی بنے جنرل اعظم خاں کو طیارہ میں سوار ہوتے دیکھ رہے تھے۔ الوداع کہنے والوں میں خواجہ ناظم الدین، سابق وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم اور مشرقی پاکستان کے ناظم مارشل لاء خواجہ وصی الدین بھی شامل تھے۔ اس سے پہلے ہزاروں لوگ گورنمنٹ ہاؤس میں پہنچے جہاں انہوں نے پرنم آنکھوں سے جنرل اعظم کو ہدیہ عقیدت پیش کیا۔ گورنمنٹ ہاؤس سے فضائی اڈہ تک تین میل کے راستہ میں لوگوں نے جگہ جگہ جنرل اعظم کو روک کر خدا حافظ کہا۔ فضائی اڈہ پر انہیں پنجاب رجمنٹ کے دستہ نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ انہوں نے بیشتر لوگوں سے ہاتھ ملائے۔ پی آئی اے کے طیارہ کی روانگی میں ایک گھنٹہ کی تاخیر ہو گئی جب جنرل اعظم خاں طیارے میں سوار ہونے لگے تو فضا "جنرل اعظم خاں زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔

میں خدا تعالیٰ سے راہنمائی کا خواستگار ہوں (غلام فاروق)

ڈھاکہ ۱۱ رمئی مشرقی پاکستان کے نامزد گورنر مسٹر غلام فاروق نے کل یہاں کہا کہ مشرقی پاکستان کے عوام کی خدمت کے لئے میں خدا تعالیٰ سے راہنمائی کا خواستگار رہوں گا۔ مسٹر غلام فاروق آج اپنے نئے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔ آپ نے تیجگاؤں کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا "مجھے اپنے فرض اور ذمہ داریوں کا پورا احساس ہے"۔ آپ نے کہا "میں اپنے ساتھ کام کرنیوالے افراد سے کہوں گا کہ وہ خدمت کے جذبے سے کام کریں"۔ مسٹر فاروق نے بتایا کہ جب صدر ایوب نے مجھے یہ عہدہ قبول کرنے کے لئے کہا تو پہلے میں نے قدرے پس و پیش کی کیونکہ ذمہ داری بہت زیادہ تھی۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

موسم سرما کے ٹائم ٹیبل (برائے لاہور ڈویژن) کے لئے جو یکم اکتوبر ۱۹۶۲ء سے نافذ العمل ہو گا گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلی سے متعلق تجاویز ارسال کرنے کی دعوت دی جاتی ہے جو صاحبان تجاویز بھیجنا چاہیں وہ اپنی تجاویز لازمی طور پر ۲۰ رمئی ۱۹۶۲ء تک ڈویژنل ٹرانسپورٹیشن آفیسر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو ارسال فرماویں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

خدا تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر اشاعت اسلام کی فرضیت

کارڈ آنے پر
مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے لیبر اور میٹریل سمیت ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس (۱۹۵۴ء) کی اساس پر سربمہر ٹنڈر ۱۷ مئی ۱۹۶۲ء کو بارہ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔

کام کا نام	تخمینۂ لاگت	زر بیعانہ	تکمیل کی مدت
۱۔ لوکو شیڈ ملکوال میں دو ایگزامیننگ پٹس کی دوبارہ تعمیر۔	-/۹۰۰۰ روپے		
۲۔ جوہانہ کوٹری کے نقصان زدہ بند کی مرمت	-/۶۰۰۰ روپے	-/۵۰۰ روپے	۴ ماہ
۳۔ ہرنا پور کے مقام پر سٹاف کوارٹروں کو سیلاب کے پانی سے بچانے کے لئے بند بنانا	-/۴۰۰۰ روپے		
۴۔ ملکوال کے مقام پر ویٹنگ روم اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کے دفتر کی پرانی چھت اتار کر جیک آرک کے ساتھ چھت بنانا۔	-/۵۰۰۰ روپے		
	-/۲۴۰۰۰ روپے		
۵۔ حضور پور، جلیبہ سوڈی اور رکھ راجڑ کے مقام پر ریل لیول پسنجر پلیٹ فارم بنانا۔	-/۲۰۰۰۰ روپے		
۶۔ ریلوے ہسپتال ملکوال میں برآمدہ بنانا اور ڈیڈو کرنا۔	-/۶۰۰۰ روپے	-/۸۰۰ روپے	۴ ماہ
۷۔ ملکوال کے مقام پر سگنل اور بلاک سٹاف کے لئے درجہ چہارم کے ۳ سٹاف کوارٹر بنانا	-/۵۰۰۰ روپے		
۸۔ پی ڈبلیو آئی ’۲‘ MKW/۱۵۷ کے ٹرالی مین کے لئے درجہ چہارم کے ۴ سٹاف کوارٹر بنانا	-/۱۰۰۰۰ روپے		
	-/۴۱۰۰۰ میزان		

۲۔ ٹنڈر جو مقررہ فارم پر ہونے چاہئیں اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر بر سر عام کھولے جائیں گے۔

۳۔ ایسے تمام ٹھیکیداروں جن کے نام پہلے سے اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس اپنے نام ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے رجسٹر کروالیں۔

۴۔ ٹنڈر کی دستاویزات جو ٹنڈر فارم ٹھیکیدار کی خصوصی قواعد و ضوابط (حصہ الف اور ب) ہدایات برائے ٹنڈر اور سپیسی فیکیشن (اگر کوئی ہو) بادائیگی ناقابل واپسی قیمت پانچ روپے دستخط کنندہ ذیل سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ٹھیکہ کے خصوصی قواعد پر ٹنڈر دہندہ کو دستخط کرنے ہوں گے جس کا مطلب ہوگا کہ انہیں یہ شرائط قبول ہیں۔

۵۔ زر بیعانہ ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے پیشتر ہی ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع ہونا چاہئیے بغیر اس کے کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہوگا۔

۶۔ ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرے اور کسی بھی ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر قبول کر سکتی ہے۔

۷۔ شیڈول آف ریٹس سے کم یا زیادہ تین علیحدہ علیحدہ نرخ درج کئے جائیں یعنی

الف :- ارتھ ورک کے لئے

ب :- صرف لیبر کے لئے

ج :- لیبر اور میٹیریل کے لئے

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی)

مسٹر غلام فاروق نے گورنر کا عہدہ سنبھال لیا

ڈھاکہ ۱۲ مئی۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر غلام فاروق نے کل یہاں کہا کہ صوبے کی مناسب ترقی کے لئے تمام وسائل کو بروئے کار لایا جائے گا۔ آپ نے کہا افسروں کو اب زیادہ محنت سے کام کرنا پڑے گا۔ مسٹر غلام فاروق کل گورنمنٹ ہاؤس میں گورنر کے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ صوبے کے گورنر کی حیثیت سے اپنا فرض ادا کرنے کے سلسلہ میں صوبے کے عوام مجھ سے پورا تعاون کریں گے۔

آپ نے کہا میں صوبے کے اقتصادی مسایل سے بخوبی واقف ہوں۔ مسٹر غلام فاروق نے توقع ظاہر کی کہ میں مشرقی پاکستان کے پیش آمدہ تمام مسائل سے عہدہ برآ ہو سکوں گا۔ گورنر نے کہا زندگی بھر میں سیاست سے الگ رہا ہوں

درخواست دعا

مکرم مولوی خلیل الرحمٰن صاحب کی اہلیہ صاحبہ ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں جہاں ان کا تلی کا اپریشن ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

۲۔ میرے نانا جان مکرم محترم میاں محمد ابراہیم صاحب امیر جماعت احمدیہ سماعیلہ ضلع گجرات کا سول ہسپتال جہلم میں ایک پرانے پھوڑے کا اپریشن ہوا ہے جس کی وجہ سے آپ کو سخت تکلیف ہے۔

احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(عطاء اللہ مطیع ربوہ)

تقریب رخصتانہ

ربوہ ــــ مورخہ ۵ مئی ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر مکرم مشتاق احمد صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کی ہمشیرہ خالدہ شمیم صاحبہ بنت مکرم عبد الکریم صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں بزرگان سلسلہ اور ناظر و وکلاء صاحبان اور ممبران اسٹاف فضل عمر ہسپتال کے علاوہ دیگر احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ خالدہ شمیم صاحبہ کا نکاح محمد الطاف صاحب صدیقی آٹو موبائیل انجینئر ابن مکرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب پوران نگر سیالکوٹ کے ہمراہ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم سیالکوٹ نے مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۶۱ء کو پڑھا تھا

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی نے کی بعد ازاں عزیز عبد الحئی ابن مکرم عبد المجید صاحب نے درثمین میں سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔

آمین

موسم گرما

بچوں کے دستوں، بدہضمی، دانت نکالنے کے زمانہ کی ہر قسم کی تکالیف اور کمزوری کے لئے ”بے بی ٹانک“ استعمال کریں۔

قیمت ایک ماہ کورس -/۳

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

بخدمت چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی ایگریکلچر اسسٹنٹ کاٹن، باٹنسٹ، زراعتی کالج، ٹنڈو جام ضلع حیدر آباد - (سندھ)

اعلان

ربوہ کے جو احباب روزانہ الفضل ربوہ کے ایجنٹ سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر کسی دن انہیں پرچہ نہ ملے تو اس کی اطلاع ملک جی برادرز ایجنٹ الفضل گول بازار کو کر دیں۔ اس طرح ان کی شکایت کا جلد ازالہ ہو جائے گا۔ (مینجر الفضل)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

... لیکن اب میں اس کا مطالعہ کروں گا اور لوگوں سے ملنے کے بعد اپنے نظریات قائم کروں گا۔

آپ نے توقع ظاہر کی کہ اخبارات مجھے عوام کے مسائل اور دشواریاں بتا کر اپنا کردار ادا کریں گے +

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیجئے

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) مرضِ اٹھرا کے لیے نظیر دواء۔ مکمل کورس ایس ۱۹ روپے - دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ